[1996] سپریم کورٹ رپوٹس10.S.C.R
از عدالت عظمی

جی -ایس-آئی-سی کرماچاری یونین اور دیگران
بنام
گجرات چھوٹی صنعتیں کارپوریشن اور دیگران

12 دسمبر 1996

[کے راما سوامی، ایس بی مجمودار اور جی ٹی ناناوتی، جسٹسز]

آئین ہند: 1950 آرٹیکل 14، 15، 16، 38، 46، 51–اے اور 335۔

درج فہرست ذات – درجہ فہرست قبیلہ – نوکری میں حصہ ہونا – صابقہ – اس جوازت – ترقی میں حصہ ہونا – حصہ فراہم کرنے والی قرارداد تاریخ 31 جنوری 1976 کو گجرات حکومت کی ہدایات اور قرارداد کے مطابق درج فہرست ذات اور درجہ فہرست قبیلہ ملازمین کے ناموں کی فہرست اور ترقی کو نافذ کرنے کا فیصلہ کرنے والی جواب دہندہ – کارپوریشن کی طرف سے قرارداد جس میں تمام درجہ–I، درجہ–II اور درجہ–III کے عہدوں میں ترقی میں حصہ ہونے کی پالیسی کو نافذ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جس میں درجہ یا خدمات میں براہ راست بھرتی کا عنصر، اگر کوئی ہو، 50 فیصد سے زیادہ نہیں ہے – عرضی کو چیلنج کرنے کی مدت – فیصلہ کیا گیا حکومت گجرات کے فیصلے کے پیش نظر جواب دہندہ – کارپوریشن کو 30 اپریل 1984 سے درجہ I سے IV کے تمام عہدوں پر حصہ ہونے کی پالیسی کو نافذ کرنے کے لیے قرارداد منظور کرنے میں جائز قرار دیا گیا تھا – اس کے بعد یکم جنوری 1976 سے فہرست کو نافذ کرنے والی متنازعہ قرارداد، اس لیے، 18 اگست 1985 کو حکومتوں کی طرف سے منظور کردہ قرارداد کی روشنی میں جائز نہیں ہوگی – کارپوریشن 30 اپریل 1984 سے ناموں کی فہرست کو چلاتی رہے گی۔

اندرا ساہنی بنام یونین آف انڈیا اور دیگر [1992] ضمیمہ 3 ایس سی سی 210، حوالہ دیا گیا۔

دیوانی بنیادی دائرہ اختیار حکم 1989: کی عرضی درخواست (سی) نمبر 986۔

(آئین ہند کے آرٹیکل 32 کے تحت)

درخواست کنندگانوں کے لیے پی کے منوہر

جواب دہندگان کے لیے پی ایس پوٹی، مسز نیتو سنگھ، مسز اپچ وہی، (سنیل کمار جین) جین ہنسر یا اینڈ کمپنی کے لیے ایم این شراف اور ایس بھومک۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت یہ عرضی درخواست 29 اگست 1987 کی قرارداد کے جواز کو چیلنج کرتے ہوئے دائر کی گئی ہے جس کے تحت مدعا علیہ–کارپوریشن نے گجرات حکومت کی ہدایات اور قرارداد کے مطابق 31 جنوری 1976 کو درج فہرست ذات اور قبائل کے ملازمین کے ناموں کی فہرست اور ترقی کو نافذ کرنے کا عزم کیا تھا تاکہ درجہ یا خدمات میں تمام درجہ–1، درجہ– 2 اور درجہ– 3 کے عہدوں میں ترقی میں ریزرویشن کی پالیسی کو نافذ کیا جا سکے جس میں براہ راست بھرتی کا عنصر، اگر کوئی ہو، 50 فیصد سے زیادہ نہ ہو۔ کسی افسر کی فٹنس یا نااہلی کا فیصلہ محکمہ جاتی ترقی کمیٹی کرے گی جو محکموں کے ذریعے تشکیل دی جائے گی۔ سال میں مخصوص آسامیوں کی تعداد کا تعین کرنے کے لیے درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لیے حصہ کی فیصد کے مطابق 100 نکاتی فہرست پر عمل کیا جائے گا۔ فہرست میں موجود نکات کے مطابق، اگر مذکورہ دو کلاسوں میں سے ہر ایک کے لیے کوئی خالی آسامیاں مخصوص ہیں، تو ان میں سے ہر ایک زمرے اور عام امیدواروں کے لیے اہل امیدواروں کی الگ الگ فہرستیں تیار کی جائیں گی اور مرکزی فہرست میں ان کی بین سنیارٹی کے مطابق ترتیب دی جائیں گی۔ درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے ملازمین کو ان کی مناسبت کے حوالے سے محکمہ جاتی ترقی کمیٹی کے ذریعے الگ سے فیصلہ دیا جانا چاہیے۔ قرارداد کے پیراگراف 4 میں کہا گیا تھا کہ یہ احکامات یکم جنوری 1976 سے نافذ العمل ہوں گے۔

30 اپریل 1984 کو مدعا علیہ بورڈ نے ایک قرارداد منظور کی کہ آئین کے آرٹیکل 16(4) اور آرٹیکل 335 میں پسماندہ طبقات کے لیے تقرری کے لیے التزام کیا گیا ہے اور اس لیے پسماندہ طبقات کو فائدہ پہنچانے کے لیے عہدوں پر تقرری میں ریزرویشن فراہم کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہونی چاہیے اور یہ کہ سرکاری ملازمت میں رکھے گئے ریزرویشن کا فیصد کارپوریشن پر لاگو ہوگا۔ بورڈ کے احکامات کے مطابق، ہر مرحلے یا خدمت یا جگہ پر ہر قسم کی بھرتی کے لیے، مقررہ فارمیٹ کے مطابق ایک علیحدہ روسٹر رجسٹر رکھا جانا ہے۔ بورڈ نے درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے لیے فیصد کے مطابق عہدوں کو پر کرنے کے احکامات دیے تھے۔ لیکن براہ راست بھرتی یا ترقی میں روسٹر سسٹم متعارف کرانے کے لیے کارپوریشن نے ابھی تک کوئی حکم جاری نہیں کیا تھا۔ اس لیے کارپوریشن نے حکومت کے مقاصد کو عملی جامہ پہنانے کا عزم کیا اور منیجنگ ڈائریکٹر کو آئی ایم پی ڈی میں حکومت کی ہدایات کے مطابق 29 ستمبر 1983 کو کلاس– 1 سے کلاس– 4 کے ملازمین کے لیے لکھے گئے خط کے ذریعے ناموں کی فہرست پر سختی سے عمل کرنے کا اختیار دیا جو کہ درج ذیل ہیں :

"1) ایس سی/ایس ٹی کے لیے

(i) براہ راست بھرتی کے لیے

درجہ I فاضل ایگزیکٹو کی سطح تک اور کلاس II، III اور IV ملازمین۔

(ii) ترقی کے لیے

درجہ I سے لے کر ایگزیکٹو سطح تک اور درجہ II، III اور IV کے ملازمین۔

(2) سماجی اور تعلیمی طور پر پسماندہ طبقے اور جسمانی طور پر معذور افراد کے لیے۔

(i) صرف براہ راست بھرتی کے لیے

درجہ I، درجہ II، درجہ III اور درجہ IV کے ملازمین۔

اس کے بعد، انہوں نے حصہ کی پالیسی اور ناموں کی فہرست W. E. F 1.1.1976 کو اثر انداز کرتے ہوئے متنازعہ قرارداد منظور کی۔ سوال یہ ہے کہ کارپوریشن کس تاریخ سے رسٹر سسٹم کو نافذ کرے گی؟

یہ سچ ہے، جیسا کہ ریاست کے فاضل وکیل، شری پی ایس پوٹی نے دعوی کیا ہے کہ جب حکومت کی آرٹیکل 16(4) کے تحت تصور قابل پالیسی کو آرٹیکل 14 اور 16(1) اور 335 کے ساتھ پڑھا جائے تو ابتدائی ضرورت اور ترقی میں ریزرویشن کو نافذ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن پالیسی کی پچھلی نظر کا سوال پیدا نہیں ہوتا؛ جو کیا جا رہا ہے وہ درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کے اراکین کو تمام طبقات کی خدمات یا عہدوں پر جہاں ان کی مناسب نمائندگی نہیں ہے، انہیں مناسب نمائندگی فراہم کرنے کی آئینی پالیسی کو نافذ کرنا ہے۔ اس لیے صوابدیدی پیدا نہیں ہوتی کیونکہ یہ آئین کی اسکیم کا حصہ ہے۔ جب تک ترقی میں بھی درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل سے تعلق رکھنے والے ملازمین کو مناسب نمائندگی نہیں دی جاتی، تب تک تمام طبقات اور خدمات کے درجات میں نمائندگی کی مناسبیت حاصل نہیں کی جا سکتی، جہاں براہ راست بھرتی کا کوئی عنصر نہیں ہے۔ واضح طور پر، آرٹیکل 16(4-اے) کو آئین (77 ویں ترمیم) ایکٹ کے ذریعے آئین پر لایا گیا تھا، اندرا ساہنی بنام یونین آف انڈیا اور دیگر [1992] ضمیمہ 3 ایس سی سی 210 میں 9 ججوں کی بنچ کے ذریعے اس عدالت اکثریتی فیصلے کے بعد۔ آئین کی تمہید اور آرٹیکل 38 سماجی اور معاشی انصاف کو قومی سطح کے تمام اداروں میں تمام لوگوں کے بنیادی حقوق کے طور پر پیش کرتا ہے۔ آرٹیکل 46 ریاست کو حکم دیتا ہے کہ وہ درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل کو سماجی اور معاشی انصاف فراہم کرے۔ آرٹیکل 51 اے ہر شہری کو انفرادی اور اجتماعی طور پر عمدگی کو بہتر بنانے کا حکم دیتا ہے تاکہ قوم مسلسل سماجی، اقتصادی اور ثقافتی طور پر اعلی سطح پر پہنچ سکے۔ آئین کی طرف سے یقین دہانی کرائی گئی ترقی کا حق ایک بنیادی حق ہے۔ لہذا آئین کی تمہید میں ریزرویشن کی پالیسی، آرٹیکل 14، 15(1)، 15(4)، 16(1)، 16(4)، 16(4 اے)، 46 اور 335 کے تحت بنیادی حقوق اور دیگر متعلقہ آرٹیکلز مذکورہ بالا آئینی مقاصد کو نافذ کرنے کے لیے ہیں۔

حقائق کے حوالے سے، ہمارے لیے پس منظر کے سوال میں جانا ضروری نہیں ہے کیونکہ مذکورہ قرارداد اور دیگر اداروں کی طرف سے اسی

طرح کی دیگر قراردادوں کے منظور ہونے کے بعد، ریاست میں تحفظات کے مخالفین کی طرف سے جاری تحریک کے بعد، گجرات ریاستی حکومت نے اس سوال پر غور کرنے کے لیے ایک فاضل کمیٹی تشکیل دی تھی جس نے عمل درآمد کے لیے 11 سفارشات کی تھیں۔ مذکورہ کمیٹی کی طرف سے کی گئی سفارشات میں سے ایک ریزرویشن کی پالیسی کو ممکنہ طور پر نافذ کرنا تھا۔ حکومت نے اس سفارش کو قبول کر لیا تھا اور اس طرح اتفاق کیا تھا :

" سادھوانی کمیٹی نمبر 5، 6، 9، 10 اور 11 کی سفارشات پر عمل درآمد کے احکامات کا ممکنہ اثر پڑے گا۔

آئٹم 11 کا تعلق متوقع طور پر ناموں کی فہرست کو اثر دینے سے ہے۔ اس معاملے کے پیش نظر، حکومت نے ریزرویشن مخالفوں کے دعووں کو تسلیم کر لیا اور ترقی میں ریزرویشن کی پالیسی کو ممکنہ طور پر نافذ کرنے کے لیے قرارداد منظور کر لی، مدعا کار– کارپوریشن نے 30 اپریل 1984 سے کلاس I سے IV کے تمام عہدوں پر حصہ کی پالیسی کو نافذ کرنے کے لیے قرارداد منظور کرنے کا جواز پیش کیا۔ اس کے بعد یکم جنوری 1976 سے فہرست پر اثر انداز ہونے والی متنازعہ قرارداد، حکومت کی طرف سے 18 اگست 1985 کو منظور کردہ قرارداد کی روشنی میں جائز نہیں ہوگی جس کا پہلے حوالہ دیا گیا تھا۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ زیر التواء عرضی درخواست کے تحت درج فہرست ذاتوں اور درج فہرست قبائل سے تعلق رکھنے والے کچھ افسران کو ترقی دی گئی ہے۔ چونکہ وہ صرف معمولی ترقیاں ہیں، ہم پہلے سے کی گئی ترقیوں میں مداخلت کرنا پسند نہیں کرتے ہیں۔ انہیں دی گئی ترقیوں کو برقرار رکھنے کے تابع، ایک ہدایت ہوگی کہ کارپوریشن 30 اپریل 1984 اور اس کے بعد سے فہرست کو چلاتی رہے گی۔

عرضی درخواست کو اسی کے مطابق نمٹا دیا جاتا ہے۔ کوئی اخراجات نہیں۔

ٹی۔ این۔ اے

درخواست نمٹا دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.08.03 16:15
I am the author of this document